

﴿سیدنا امام حسین علیہ السلام اور شرف صحابیت﴾

صحابیت ایک ایسا شرف ہے جو ذرے کو صحرا بنا دیتا ہے، قطرے کو دریا کر دیتا ہے، یہ وہ منصب ہے جس کے سامنے بعد از اہل بیت نبوی تمام مناصب ہیچ نظر آتے ہیں۔ اگر اسے اُم الفضائل کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

چنانچہ اس برگزیدہ جماعت کے ادب و احترام کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

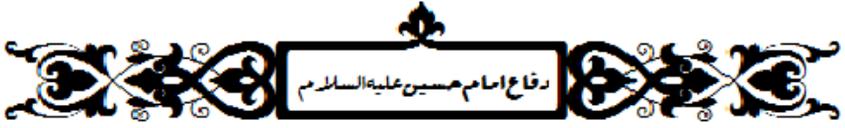
"اکرموا اصحابی"

میرے صحابہ کی عزت و تکریم کرتے رہنا

(مشکوٰۃ المصابیح سنن الکبریٰ للنسائی حدیث نمبر 9223: قال الابانی صحیح)

﴿ناصیوں کی طرف سے سیدنا حسین علیہ السلام کی صحابیت کا انکار﴾

لیکن وہ ناصی جن کے دل ال رسول ﷺ کے بغض کی آگ نے جھلسا جھلسا کر سیاہ کر دیے ہیں وہ کیسے برداشت کر سکتے



ہیں کہ سیدنا حسین علیہ السلام منصبِ صحابیت پر بھی فاتر نظر آئیں۔ چنانچہ سیدنا حسین علیہ السلام کی صحابیت کا انکار کر کے انھیں تابعی قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ناصبیوں کے پیرومرشد محمود عباسی نے لکھا۔

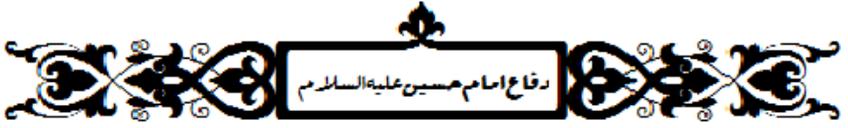
"اتنی چھوٹی سی عمر سن تمیز کی عمر نہیں ہوتی بعض ائمہ نے تو ان کے بڑے بھائی حضرت حسن کو جو ان سے سال بھر کے قریب بڑے تھے زمرہ صحابہ کے بجائے تابعین میں شامل کیا ہے۔"

(خلافت معاویہ ویزید ص 146)

فاروقی نعمانی نے لکھا:

"حضور کے زمانہ مبارک میں جس کی عمر چار پانچ سال ہو اسے جلیل القدر صحابی کہنا کس قدر شرمناک جسارت ہے"

(بصارت العین ص 44)



ابویزید لاہوری نے لکھا:

"حضرت حسین آنحضورؐ کے سفر عقبی کے وقت پانچ سال کے معصوم بچے تھے۔ ان کو جلیل القدر صحابی کہنا محض غلط ہے۔"

(رشید ابن رشید ص 156)

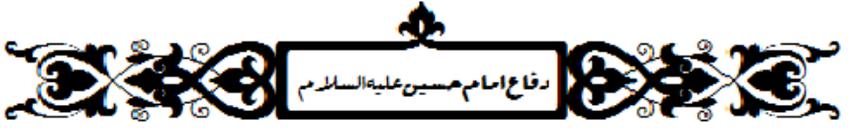
فیض عالم صدیقی نے لکھا:

"حضرات حسنین کو زمرہ صحابہ میں شمار کرنا صریحاً سبائیت کی ترجمانی ہے یا اندھا دھند تقلید کی خرابی"

(سیدنا حسن بن علی ص 23)

قارئین کرام:

حامیانِ یزید کا یہ کہنا کہ صحابیت کے لیے بالغ ہونا ضروری ہے۔ محدثین کرام کے ہاں مردود و باطل ہے۔



شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

"ومنہم من اشترط فی ذلك ان یکون حین اجتماعہ بہ بالغا
وهو مردود ایضاً"

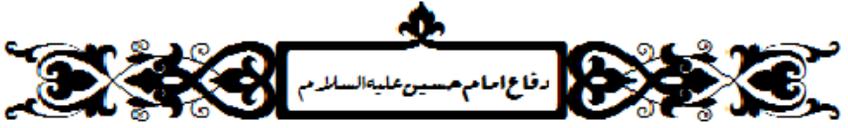
بعض نے بالغ ہونے کی شرط رکھی ہے یاد رہے یہ شرط
مردود ہے

(نخ الباری ج 8 ص 4)

علامہ برہان الدین الابناسی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

"والصیح ان البلوغ لیس شرطاً فی حد الصحابی والا نخرج
بذاک من اجمع العلما علی عدمہم فی الصحابة کعبد اللہ بن
الزبیر والحسن والحسین رضی اللہ عنہم"

صحیح بات یہ ہے۔ کہ صحابیت کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں۔
اگر یہ شرط لگائی جائے تو وہ شخصیات صحابیت کی فہرست سے
خارج ہو جاتی ہیں۔ جن کے صحابی ہونے پر علماء کرام کا اجماع



ہے۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن الزبیر، حضرت حسن، حضرت
حسین رضی اللہ عنہم

محدث عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

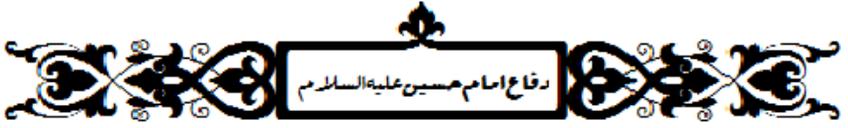
"ولا یشرط البلوغ ولا التمیذ علی الاصح ---"
صحیح قول کے مطابق صحابیت کے لیے بلوغت و تمیز شرط
نہیں۔

(ایواقیت والدرج 1 ص 184)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی بات کو اپنایا ہے۔
"ولا یشرط البلوغ علی الاصح"
صحیح ترین قول کے مطابق صحابی ہونے کے لیے بالغ ہونا
شرط نہیں۔

(تدریب الراوی ج 2 ص 210)



علامہ جمال الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

"ولا يشترط البلوغ لوجود كثير من الصحابة الذين ادركوا
عصر النبوة ولم يبلغوا الا بعد موته "

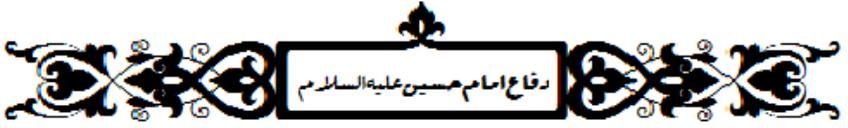
صحابیت کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں کیونکہ بہت سے ایسے
صحابہ کرام ہیں جنہوں نے نبوت کا زمانہ تو پایا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات کے بعد ہی بلوغت کی عمر کو پہنچے۔

(قواعد الحدیث ص 178)

علامہ نواب صدیق الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

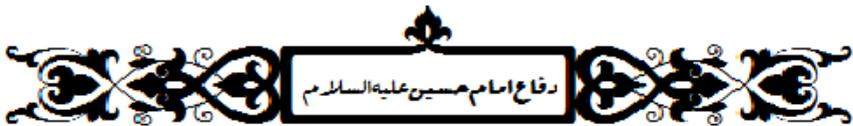
"وأما تحمل الحديث فيصح قبل الإسلام وكذا قبل البلوغ
فإن الحسن والحسين وابن عباس وابن الزبير رضي الله عنهم
تحملوا قبل البلوغ ولم يزل الناس يسمعون الصبيان "

رہا یہ مسئلہ کہ کس عمر میں سنی ہوئی روایت معتبر قرار پائے
گی، تو اس بارے میں فرماتے ہیں۔ راوی نے خواہ بلوغت کی



عمر تک پہنچنے سے پہلے روایت سنی ہو اگر وہ اس وقت گفتگو سمجھ لیتا تھا تو اس کی روایت معتبر قرار پائے گی۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نابالغ ہونے کی عمر ہی میں روایات سنی ہیں۔

(الخطی فی ذکر الصحاح السنہ ص 120)



﴿صحابی کی تعریف محدثین کرام رضی اللہ عنہم﴾

کی تحریرات کی روشنی میں ﴿﴾

امام ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

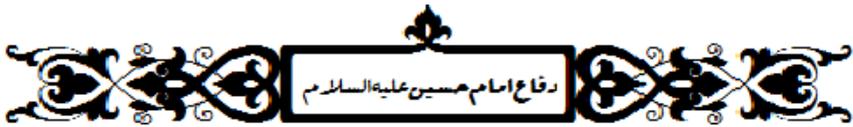
"وهو من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنا به ومات علی الاسلام
ولوتخللت ردة علی الاصح"

صحابی اسے کہا جاتا ہے ، صحابی وہ ہوتا ہے جس نے
بحالت اسلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو اور ایمان کی
حالت میں وفات پائی ہو۔

(نزهة النظر ص 237)

امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"من صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوراه من المسلمین فهو من اصحابه"

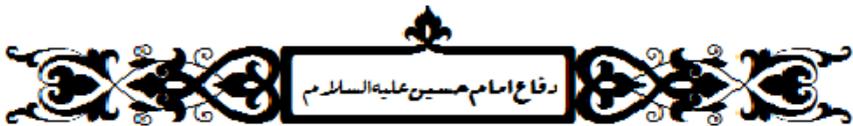


اہل اسلام میں سے وہ جو نبی ﷺ کے ساتھ رہا ہو یا آپ
ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا ہو وہ صحابی ہوتا ہے۔
(صحیح بخاری باب فضائل اصحاب النبی)

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"فالعبارۃ المسالمة من الاعتراض ان یقال ! الصحابی
من لقی النبی ﷺ ثم مات علی الاسلام"
صحابی کی تعریف میں وہ عبارت جو اعتراضات سے
محفوظ ہو وہ کچھ یوں ہوگی۔ کہ صحابی وہ ہوتا ہے جس
نے بحالت اسلام آپ ﷺ سے ملاقات کی ہو پھر بحالت
اسلام وفات پائی ہو

(شرح التبصرة ص 205)



امام علی المدینی رضی اللہ عنہ کے ہاں صحابی کی تعریف:

"من صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او راہ ولوساعة من نہار فہو من اصحاب النبی"

جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مختصر سے وقت میں دیکھا ہو تو وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہے۔

(فتح المغیث ج 3 ص 93)

قارئین کرام: آپ کی خدمت میں جلیل القدر محدثین کی عبارات پیش کی گئی ہیں۔ آپ نے ملاحظہ کر لیا۔ کہ امت مسلمہ کے نامور محدثین کرام نے صحابیت کے لیے بالغ ہونے کی شرط نہیں رکھی۔ ثابت ہوا کہ یہ ناصبی لوگ اصول حدیث کو ٹھکرائے ہوئے ہیں اور



محدثین کے راستے سے بھی بیزار ہیں۔ جبکہ محدثین کرام و جلیل القدر ائمہ دین سیدنا حسین علیہ السلام کو جلیل القدر صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"فانه من سادات المسلمين و علماء الصحابة"

(البدایہ والنہایہ ج 8 ص 231)

سیدنا حسین علیہ السلام اہل اسلام کے سردار ہیں اور علماء صحابہ میں سے ہیں۔

نوٹ: قارئین کرام سیدنا حسین علیہ السلام کی صحابیت کے بارے میں بحث کرنا کچھ ضروری نہیں تھا وہ اہل بیت اطہار میں سے ہیں یہ وہ منصب ہے جو منصب



صحابیت سے بھی بلند تر ہے۔ سیدنا امام حسین علیہ السلام کی صحابیت کے بارے میں گفتگو کرنے کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ نواصب کی علمی خیانت و بددیانتی کو عیاں کیا جائے اور یہ بھی یاد رہے صحابیت کی تعریف میں متقدمین کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے اور صحابیت کے درجے ہیں تمام صحابہ یکساں نہیں۔ اس مسئلے کو با التفصیل سمجھنے کے لیے ہماری تصنیف معرفت صحابہ کا مطالعہ فرمائیں۔